REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۰
شمارہ ۴۶

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۸ روپے
فی پرچہ ۴۰ روپے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

Kh. Mahmood Ahmad Arif
DARUL MASIH. QADIAN-143516
Gurdaspur. Punjab. India

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ نومبر - حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۳۱ اخاء (اکتوبر) کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور انور کو ضعف کی تکلیف ہے۔"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے جان ودل سے محبوب اور پیارے آقا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ اور ہر آن اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۹ نبوت (نومبر) - بذریعہ ڈاک موصولہ مورخہ ۸۱/۱۱/۵ کی اطلاع کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ان دنوں مدراس میں قیام فرما ہیں اور بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں حامی وناصر ہو۔ آمین۔

★ — محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائداد وتعلیم پاکستان میں مقیم اپنے عزیز واقارب سے ملاقات کے بعد آج مورخہ ۸۱/۱۱/۹ کو واپس قادیان تشریف لائے — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ | ۱۲ نبوت ۱۳۶۰ ہش | ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء

احمدیہ سیکنڈری سکول اونڈا (نائیجیریا) کی افتتاحی تقریب

رپورٹ مرسلہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب ایم۔ اے پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج۔ الارو۔ نائیجیریا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کو اس امر کی توفیق دی کہ وہ دورانِ سال نائیجیریا میں چار نئے سیکنڈری سکول کھولے۔ جنہیں ملا کر اب نائیجیریا میں "نصرت جہاں سکیم" کے تحت کھلنے والے سکولوں کی تعداد دس ہو جائے گی۔ اس بابرکت سکیم کا آغاز آج سے دس سال قبل ہوا تھا۔ گویا اوسطاً ہر سال جماعت کو ایک سکول کھولنے کی توفیق ملتی رہی۔

امسال جو سکول کھولے گئے ہیں ان میں سے دو پلیٹو سٹیٹ میں واقع ہیں۔ اس علاقہ میں جن حصوں میں مسلمان موجود ہیں وہ تعلیمی لحاظ سے بہت پسماندہ ہیں۔ عیسائیوں نے اس امر کی انتہائی کوشش کی وہ یہاں پر اپنا رسوخ حاصل کر سکیں مگر ان کو خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ گویا نائیجیریا کا یہ علاقہ جو یہاں MIDDLE BELT (درمیانی خطہ) کہلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے لئے ریزرو رکھا تھا۔ اور اب جماعت اس علاقہ میں نصرت جہاں سکیم کی برکت سے اپنے تعلیمی ادارے کھول رہی ہے۔

ان سکولوں کی تحریک کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آج سے قریباً چھ سال قبل جو سکول غماتشہ کے مقام پر ناگزیر حالات میں کھولا گیا تھا وہ TOTO لوکل گورنمنٹ میں پہلا سیکنڈری سکول تھا۔ اور پوری سٹیٹ میں کسی مسلم تنظیم کی طرف سے بھی پہلا سکول تھا۔ اس سکول کی حسنِ کارکردگی کی شہرت آہستہ آہستہ علاقہ میں پھیلی اور خود منسٹری نے بھی جماعت کے اس کام کی افادیت کو محسوس کیا۔ چنانچہ اس بنا پر علاقہ کے دیگر معززین نے جماعت سے رابطہ قائم کیا۔ اور اپنے علاقوں میں ایسے سکول کھولنے کی دعوت دی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی دعوت کو از راہِ شفقت ومحبت قبول فرمایا۔ اور پانچ مقامات پر سکول کھولنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ان میں سے دو اس سال کھولے گئے ہیں اور مزید انشاء اللہ اگلے سال کھولے جائیں گے۔

متذکرہ بالا دونوں سکولوں کی حکومت کی طرف سے باقاعدہ منظوری ماہ دسمبر ۱۹۸۰ء میں ہوئی۔ بعض ابتدائی اور بنیادی ضروری انتظامات کی تکمیل کے بعد ان دونوں سکولوں کا مورخہ ۱۶ اور ۱۷ مارچ ۱۹۸۱ء کو افتتاح ہوا۔ ذیل کی سطور میں احمدیہ سیکنڈری سکول اونڈا کے افتتاح کی کارروائی اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

اونڈا (ONDA) پلیٹو سٹیٹ میں نصراوہ لوکل گورنمنٹ کونسل کے علاقہ میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو نصراوہ (NASARWA) سے چودہ کلومیٹر دور کچی سڑک پر ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سکول کے پرنسپل کے طور پر مکرم عبد الحی طاہر صاحب ایم ایس سی فزکس کو مقرر فرمایا۔

اس سکول کا یومِ افتتاح مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۸۱ء مقرر ہوا۔ محترم امیر صاحب مع گیارہ افراد کے قافلہ کے مورخہ ۱۵ مارچ کو یہاں تشریف لے آئے۔ آپ نے جملہ انتظامات کا گہرا جائزہ لیا۔ اور ضروری امور طے فرمائے۔

محترم پرنسپل صاحب نے اپنے مقامی سٹاف کی مدد سے سکول کی بلڈنگ اور ماحول کو جھنڈیوں اور مختلف بینرز سے خوب سجایا ہوا تھا۔ جھنڈیوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تحریر تھا۔ اور ساتھ ہی حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر تھی۔ نہ صرف اس گاؤں کے بلکہ دور ونزدیک سے ایک کثیر تعداد میں لوگوں نے اس تاریخی تقریب میں شرکت کی۔ سکول کے طلباء مہمانوں کی آمد پر نعرۂ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد۔ احمدیہ سیکنڈری سکول زندہ باد۔ کے نعرے لگاتے جو اس علاقہ کے لوگوں کے لئے بالکل اجنبی تھے۔ جب انہیں نعروں کے معانی بتائے گئے تو حاضرین بہت خوش ہوئے۔

تقریب کا آغاز :-

اس تقریب کے صدر عزت مآب الحاج سلیمان علی ادیام صاحب صوبائی وزیر برائے صنعت تھے جو گیارہ بجے صبح مقامِ سکول پر تشریف لائے۔ جن کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ مندرجہ بالا اسلامی نعروں سے طلبارِ سکول نے استقبال کیا۔ جملہ حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اور اسی طرح موصوف سٹیج پر تشریف لائے جہاں محترم جناب امیر صاحب نے مصافحہ کر کے انہیں خوش آمدید کہا۔ آپ کے کرسیٔ صدارت پر تشریف رکھنے پر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مولوی عزیز الرحمٰن خالد صاحب نے کی۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد طلباء نے بہت ہی خوبصورت انداز سے ملک کا قومی ترانہ پڑھا۔ جس کے احترام میں جملہ حاضرین مؤدبانہ کھڑے ہو گئے۔ بعدہٗ اسی علاقے کی ایک مقبول و بارسوخ شخصیت سٹیج پر تشریف لائی آپ کا نام ہے جناب الحاج عبد الرحمٰن۔ محترم الحاج صاحب نے جنرل پبلک کو معزز مہمانانِ کرام سے متعارف کروایا۔

صوبائی وزیرِ صنعت کا خطاب

تعارف کے بعد پلاٹیو سٹیٹ (PLATEAU STATE) کے وزیرِ صنعت جناب آنریبل الحاج سلیمان علی نے خطاب کیا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ نبوت ۱۳۶۰ ہش

امنِ عالم کے لئے دعاؤں اور صدقات کی تحریک

ملک گیری کی ہوس اور وسعت پذیری کی خواہش یوں تو انسانی تاریخ کے ہر دَور میں باہمی جنگ وجدل اور قتل و غارت گری کا پیش خیمہ بنی ہے۔ مگر گزشتہ پانچ صدیوں کے دَوران بیش قیمت، انسانی جانوں کی بے دریغ پامالی اور ناقابلِ تصور تباہی و بربادی پر منتج اِن خونفشاں واقعات میں جو غیر معمولی اضافہ رُونما ہؤا اس کی مثال ان سے پہلے کی تمام صدیوں میں کہیں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ ماہرینِ تاریخ نے اعداد و شمار کی روشنی میں اس اندوہناک حقیقت سے پردہ اُٹھا کر تمام دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ کہ گزشتہ پانچ سو سال کے عرصہ میں کُرۂ ارض پر جو بے شمار بھیانک اور تباہ کُن جنگیں لڑی گئیں ان میں سے اگر چھوٹی موٹی جھڑپوں اور معمولی نوعیت کی جنگوں کو نکال بھی دیا جائے تب بھی بڑی بڑی خونریز جنگوں کی تعداد کم و بیش تین صد ہوتی ہے۔

بے رحم انسانوں کے ہاتھوں اپنے ہی ہم جنسوں کی اس درجہ ہولناک تباہی و بربادی کے دِلدوز مناظر کو بچشم خود مشاہدہ کرنے کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ دَورِ حاضر کا انسان تاریخِ کائنات کے اِن خونچکاں حادثات سے عبرت و نصیحت پکڑتا۔ اور زمانۂ جاہلیت کی اِس وحشت، و بربریت کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر فتنہ و فساد سے پُر موجودہ انسانی معاشرے کو گہوارۂ امن و عافیت میں بدلنے کی کوشش کرتا۔ مگر وائے افسوس کہ ہمارا روزمرّہ کا مشاہدہ اِن نیک توقّعات کے برعکس ہمارے سامنے یہ کریہہ اور ناگوار منظر پیش کر رہا ہے کہ تہذیب و تمدن اور علم و دانش کی بے شمار ارتقائی منزلیں طے کر چکنے کے باوجود آج کا انسان نہ صرف یہ کہ اپنی اعلیٰ اخلاقی قدروں کو یکسر فراموش کر چکا ہے بلکہ وحشت و بربریت میں زمانہ جاہلیت کے انسان کو بھی کوسوں پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ شرافت و نجابت اور اخلاق و رُوحانیت کے اسی فقدان کے باعث انسانی معاشرہ پر منڈلانے والے جنگ اور بدامنی کے بادل روز افزوں مہیب اور خوفناک صورت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

گزشتہ دو عظیم عالمی جنگوں کے تلخ و ناگوار تجربات اور جگرخراش مناظر کو پیشِ نظر رکھ کر عالمی عدالتِ انصاف، لیگ آف نیشنز اور اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارے محض اس اُمید اور توقع پر معرضِ وجود میں لائے گئے تھے کہ اِن تنظیموں کے ذریعہ دُنیا میں قیامِ امن کے امکانات کو یقینی بنایا جائے۔ عالمی عدالتِ انصاف گو اب بھی قائم ہے۔ مگر آج تک یہ ادارہ اقوامِ عالم کے مابین حق و انصاف کے تقاضوں کو پُورا نہیں کر سکا ہے۔ لیگ آف نیشنز اگرچہ اپنے زمانہ میں تمام قوموں کی ایک برادری کا درجہ رکھتی تھی اور اس کی حیثیت ایک ایسے جمہوری ادارے کی سی تھی جس میں ہر قومی رُکن کی آواز کو مساویانہ نہ سہی کچھ نہ کچھ وقعت ضرور حاصل تھی۔ مگر افسوس کہ یہ تنظیم اپنی زندگی کے دن بہت جلد پورے کر کے ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ رہی اقوامِ متحدہ کی تنظیم سو وہ بھی عملی طور سے دو محوری طاقتوں میں منقسم ہو جانے کی وجہ سے اُس بین الاقوامی اتحاد و یکجہتی سے یکسر عاری ہے جو اس کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے منشور میں عدل و انصاف کے ذریعہ قیامِ امن کی مکمل ضمانت دینے کے باوجود عملاً یہ تنظیم آج جو رول ادا کر رہی ہے وہ قیامِ امن کے مفادات کے یکسر منافی ہے۔ قریباً یہی حال سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کا بھی ہے۔ جن کے اجلاس آج تک نشستند و گفتند و برخاستند کی حُدود سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ قیامِ امن کی ان تمام ظاہری تدابیر کو اختیار کرنے اور اُن کے گراں بار مصارف کا مستقل بوجھ برداشت کرتے چلے جانے کے باوجود آج بھی دُنیا پر بدامنی، کشیدگی اور بے چینی کے خوفناک بادل بدستور منڈلا رہے ہیں۔ جن کی ہلاکت آفرینیوں سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے دُنیا کے تمام ممالک خاص طور سے محوری طاقتیں تباہ کُن اسلحہ کی تیاری اور ایٹمی ایجادات کی دَوڑ میں ایک دُوسرے سے سبقت لے جانے کی سرتوڑ کوشش کر رہی ہیں۔ ایک طرف سوشلزم کا علمبردار رُوس یورپین ممالک میں امریکہ کے بالمقابل تین گُنا زیادہ ایٹمی ہتھیار جمع کرنے کی فکر میں ہے تو دُوسری طرف امریکہ جدید قسم کے بین البراعظمی ایم ایکس میزائیل اور بی ۵۲ طیارے تیار کرنے کے ایک ایسے دفاعی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے جا رہا ہے جس پر ایک کھرب اٹھارہ کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے۔ اس تشویشناک صورتِ حال کو سامنے رکھ کر گزشتہ دِنوں خود امریکہ کے تین نیوکلیائی سائنسدانوں یعنی پروفیسر ہنری ڈبلیو کینڈل۔ ڈاکٹر ایف۔ اور ہربرٹ سکاوِسے کو نیوکلیائی جنگ کے خطرہ پر نیشنل کنونشن پلان کا اعلان کرنے کی غرض سے بُلائی گئی ایک پریس کانفرنس میں یہ اعتراف کرنا پڑا کہ امریکہ اور رُوس دونوں ہی نیوکلیائی جنگ کی راہ پر گامزن ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اِس ایٹمی جنگ کے خلاف اپنے مُلک کی رائے کو بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ جو کسی بھی وقت جنگل میں آگ کی طرح اثر انداز ہو سکتی ہے —— دُوسری طرف روسی سائنسدان پروفیسر ویٹیلی زرکن نے بھی اپنے ایک اِنٹرویو کے دَوران روسی انٹرنیشنل اُمور کو متنبّہ کیا ہے کہ نیوٹرون ہتھیاروں نے نیوکلیائی جنگ کے خطرہ میں بھاری اضافہ کر دیا ہے۔

فکر انگیز حقائق پر مبنی یہ بیانات امریکہ اور رُوس کے اُن نامی گرامی سائنسدانوں کے ہیں جو اپنے مُلک کے لئے نہ چاہتے ہوئے بھی نیوٹرون ہتھیاروں کی تیاری میں جُتے ہوئے ہیں۔ اس تمام تشویشناک صُورتِ حال کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہیں کہ دُنیا کی یہ دونوں محوری طاقتیں جدید اور مُہلک ترین اسلحہ کی تیاری کے ساتھ ساتھ نہ صرف خود تیسری عالمی جنگ کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہیں بلکہ اپنے ساتھ پُوری دُنیا کو بھی کشاں کشاں ہلاکت و بربادی کے دہانے کی طرف لئے جا رہی ہیں۔

اِس پس منظر میں امام جماعت احمدیہ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء ایزدی پر مبنی اُس انتباہ کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو حضور پُرنور اپنے بابرکت عہدِ خلافت کے آغاز سے ہی تمام دُنیا کو کرتے آ رہے ہیں۔ اور جسے آپ نے اپنے حالیہ سفرِ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے دَوران اِن الفاظ میں پھر دُہرایا ہے:-

"تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ نوعِ انسانی کے سر پر منڈلا رہا ہے۔ اِس مکمل تباہی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ پُوری نوعِ انسانی متحد ہو کر اُس خطرہ کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔ اُسے ONE GOD AND ONE HUMANITY (یعنی ایک خدا اور ایک نوعِ انسانی) کے اُصول پر متحد ہو جانا چاہیئے۔" (دورۂ مغرب صفحہ ۴۶۹)

دُنیا کے دانشور اور سیاسی رہنما اِس بروقت آسمانی انتباہ سے کس رنگ میں فائدہ اُٹھائیں گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ تاہم اس تعلق سے خود ہم پر جو اہم اور عظیم ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں اُن کا پُورا کرنا بہرصُورت ہمارے لئے ضروری ہے۔ ایسی ہی دو عظیم ذمّہ داریوں کی نشاندہی ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود نے اپنے حالیہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء میں بایں الفاظ فرمائی ہے کہ:-

"تمام احمدی یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو سمجھ اور فراست عطا کرے کہ (وہ) اپنے ہی ہاتھ سے اپنی ہلاکت کے سامان نہ کرے۔ اور خُدا تعالیٰ ان کو اِس عظیم ہلاکت سے جس کے متعلق پیشگوئیاں بھی ہیں بچا لے۔"

نیز فرمایا:-

"ہر انذاری پیشگوئی دُعا اور صدقہ کے ساتھ ٹل جاتی ہے۔ اُن کو تو سمجھ نہیں انہوں نے اپنے لئے دُعا نہیں کرنی۔ مجھے اور آپ کو تو سمجھ ہے۔ ہمیں ان کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔ اور صدقہ دینا چاہیئے۔"

حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود کے اس ارشادِ گرامی کی تعمیل میں جماعتِ احمدیہ کے ہر دو روحانی مراکز میں انفرادی و اجتماعی دُعاؤں اور صدقات کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کیا جا چکا ہے ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بیرونی جماعتوں کو بھی اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے امام کے اِس ارشاد کو بہترین رنگ میں عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم سب اپنی اِن حقیر قربانیوں اور عاجزانہ دُعاؤں کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کر سکیں۔ آمین ثمّ آمین۔

(خورشید احمد انور)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرما کر بنی نوع انسان پر عظیم احسان فرمایا ہے

آپ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے قربِ الٰہی کی وہ رفعتیں مومن کیلئے پیدا کر دیں جو اس سے قبل کسی اُمت کیلئے پیدا نہیں ہوئیں

ایک متقی ہدایت کی راہوں پر چل کر کتنا ہی بلند ہو جائے آپ کے طفیل اس پر مزید بلندیوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں

پہلوں کے مقابلہ میں آپ کے ذریعہ ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جو پہلی قوموں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پیارا قرار پایا!

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۱ ظہور ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲۱ اگست ۱۹۸۱ء بمقام مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(اٰل عمران: آیت: ۱۶۵)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ (الحجرات۔ آیت ۱۷ تا ۱۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب انسانوں کی طرف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سبا: آیت: ۲۹) کہ تمام بنی نوع انسان اس معنیٰ میں آپؐ کے مخاطب اور آپؐ کی اُمت میں شامل ہیں۔ لیکن جو آیت اس وقت میں نے پڑھی اس میں دو عظیم احسانوں کا ذکر ہے اور تمام بنی نوعِ انسان کا یہاں ذکر نہیں۔ دوسری جگہ ہے کہ بڑا احسان ہوا انسان پر کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان کی طرف۔ لیکن اس آیت میں انسانوں کو مخاطب نہیں کیا۔ بلکہ ان کو مخاطب کیا گیا ہے جنہوں نے بعثتِ نبویؐ سے وہ تمام فوائد حاصل کئے جن کی خاطر یہ بعثت ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ (اَلْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا) حقیقی معنی میں مومن ہوئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے مومنوں میں سے ایک ایسا رسول بھیج کر جو انہیں اس کے نشان پڑھ کر سُناتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً ان پر احسان کیا ہے۔ اور وہ اس سے پہلے یقیناً

کھلی کھلی گمراہی

میں پڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس گمراہی میں سے نکالا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ احسان کیا ان پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ بڑی ہی آسمانی نعمتیں لے کر آئے۔ اور ایک گروہ انسانوں میں سے ایسا پیدا ہوا جنہوں نے قبول کیا اور فائدہ اُٹھایا۔ اور برکاتِ سماوی سے حصّہ لیا۔ اور خدا کی نگاہ میں وہ پاک ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نشان ان کی زندگیوں میں اور اُن سے ظاہر ہوئے تو (مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ) میں نے بتایا کہ ہر انسان پر آپؐ کا احسان ہے۔ لیکن اس آیت میں ذکر ہے صرف مومنوں کا اور دو احسان (بڑے ہی پیارے ہیں وہ) جو اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار کرتے ہیں۔ مومنوں پر ہوئے، اُن کا اس میں ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے یہ احسان کیا جماعتِ مومنین پر کہ ان میں ایک اتنا عظیم رسُول مبعوث ہوا جس کے طفیل ساری کی ساری اور پوری کی پوری آسمانی نعمتیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اور دوسرا یہ فضل ہوا مومنوں پر کہ جو ادھوری نعمتیں پہلوں پر نازل ہوئی تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نسبتاً کم فضل کے وہ وارث ہوئے تھے اس کے مقابلہ میں اب ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جنہیں کامل نعمتیں حاصل ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وہ اس قدر پیارے ہوئے کہ اس سے پہلے بنی آدم میں کوئی قوم اتنی پیاری اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہیں ہوئی۔ تو ایک تو احسان ہے

بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اور دوسرا یہ احسان ہے کہ آپؐ عظیم تعلیم لے کر آئے۔ اس کو یہاں اللہ تعالیٰ نے چار شعبوں میں تقسیم کر کے بیان کیا۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وہ آیات پڑھ کر سُناتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "آیات" کا لفظ یا "اٰیۃ" کا لفظ جو اس کا مفرد ہے مختلف معانی میں استعمال کیا ہے۔ 'اٰیۃ' کے ایک معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ ہیں کہ جلوہ صفتِ باری کا، وہ جس کے نتیجہ میں مادی کائنات میں کوئی چیز پیدا ہوئی یا کسی چیز میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی۔ یعنی صفاتِ باری کے وہ جلوے، جن جلووں نے کائنات کو پیدا کیا۔ بے شمار مخلوق ہے۔ اس قدر کہ انسانی عقل میں وہ آ نہیں سکتی۔ انسان اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ اس کے متعلق انسان کو مخاطب کر کے فرمایا قرآن کریم میں کہ اَے انسان! ہر چیز تیرے لئے پیدا کی گئی۔ اس قسم کا اعلان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کی زبان سے نہیں کروایا گیا۔ اس لئے کہ ایک تو اُن کے مخاطب صرف ایک جماعت تھی۔ یا ایک قوم تھی۔ ایک چھوٹا سا زمانہ تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب نوعِ انسانی تھی۔ اور ہر نسل تھی۔ جو آپؐ کی بعثت کے بعد قیامت تک اس دُنیا میں پیدا ہونے والی تھی ابنائے آدم کی۔ تو فضل ہے نا اللہ کا۔ جو اس کی معرفت رکھے گا وہ حمد باری تعالیٰ کرے گا۔ جو اس کی معرفت رکھے گا وہ علوم کے میدان میں ترقی کرے گا۔

جب ہر چیز ہماری خادم ہے تو ہر چیز کے متعلق علم حاصل کرنا ضروری ہو گیا۔ جس قدر علم انسان کو حاصل ہوا ہے اس کائنات کا۔ اور علم کہتے ہی اس کو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وُہ جلوے جو ظاہر ہوئے مادی دُنیا میں۔ یہ علم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہوا اس زمانہ میں پہنچا اور بہت ترقی کر گیا۔ اور سوائے صفاتِ باری تعالیٰ کے علم کے اَور کوئی حقیقی علم نہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ (البقرہ۔ آیت: ۲۵۶) کہ خدا تعالیٰ نے خالق کی حیثیت سے جو کچھ پیدا کیا 'علیم' کی حیثیت سے وہ اُسے جانتا ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ وہ ان باریکیوں کو بھی جانتا ہے جن تک انسان ابھی تک نہیں پہنچا۔ اور جس قدر خدا چاہتا ہے اس قدر انسان علم حاصل کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ دُعا کیا کرو۔ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰہٰ آیت ۱۱۵) تو علم کے حصول کے لئے ایک مومن پر دو دروازے کھلے ہیں۔ اور علم کے حصول کے لئے غیر مومن پر ایک دروازہ کھلا ہے۔ غیر مومن پر جو دروازہ کھلا ہے اس کو

قرآن کریم کی اصطلاح میں

یہ کہتے ہیں لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (النجم آیت : ۴۰) کوشش کروگے پالوگے ۔ بڑا احسان کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ ۔ لیکن مومن کو یہ کہا کوشش کروگے اور دعا کروگے اور مقبول ہو جائے گی وہ دعا تو دوسروں سے زیادہ پالوگے ۔

تو یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں محض فلسفہ نہیں بلکہ چودہ سو سالہ زندگی میں اُمتِ مسلمہ کی یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ جب بھی مسلمان نے حقیقی مومن کی حیثیت سے علم کے میدان میں دوسروں کے مقابلہ میں کوشش اور سعی کی تو جو اُمتِ مسلمہ کے سکالرز اور محققین کو ملا وہ اس سے کہیں زیادہ تھا جو دوسروں کو ملا ۔ بڑی لمبی تاریخ ہے ۔ تاریخ پڑھا کریں اور یہ حقیقت پہچانیں کہ ہر مومن کیلئے، ہر مومن مسلم احمدی کے لئے حصولِ علم کے زیادہ اور فراخ دروازے کھلے ہیں ۔ اس واسطے میں کہا کرتا ہوں کہ کسی سے پیچھے نہ رہو ۔ تمہیں پیچھے رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ۔ تو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا، جو سہولتیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مہیا کی ہیں ان سے فائدہ اُٹھاؤ ۔ تو ایک تو ایسا عظیم رسول (یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ) جو تمہارے کے آیا ان میں سے پہلی نعمت "آیات" ہیں ۔ اور آیات میں سے صفاتِ باری کے وہ جلوے ہیں جو اس کائنات پر ظاہر ہوئے ۔ جس نے کائنات پیدا کی جس نے

کائنات میں وسعت پیدا کی

(یہ بھی قرآن کریم میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وسعت پیدا کر رہا ہے اس کائنات میں) جس نے کائنات کی ہر مخلوق کی صفات میں وسعت پیدا کی ۔ جو علم قرآن کریم پر غور کرنے سے ہمیں حاصل ہوتا ہے یہ ہے کہ گندم کا دانہ جو دو سو سال پہلے پیدا ہوا تھا اس کی وہ صفات نہیں تھیں جو صفات اس دانے کی ہیں جو آج پیدا ہو رہا ہے ۔ ہر وقت ہر آن خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے اپنی مخلوق کے ہر حصے پر ظاہر ہو رہے ہیں ۔

تو ایک تو آیات کے یہ معنی ہیں ۔ اور دوسرے آیات کے معنی ہیں دعاؤں کا سننا اور قبول کرنا ! عظیم انسان ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے بار بار ہمارے ذہن میں اور ہمارے دل میں یہ ڈالا کہ مایوس نہیں ہونا ۔ دعا کرو خدا قبول کریگا ۔ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ خالق اور مالک ہے قبول اُس وقت کریگا جب وہ چاہے گا ۔ لیکن یہ دروازہ ہر وقت کھلا ہے ۔ کسی کی دعا ایک سیکنڈ میں قبول ہو جاتی ہے میرا اپنا تجربہ ہے ابھی مُنہ سے الفاظ نہیں نکلتے کہ دعا قبول ہو جاتی ہے ۔ اور کوئی دعا قبول ہوتی ہے سال بعد، دو سال بعد، تین سال بعد، چار سال کے بعد ۔ جو دعائیں نے

سپین کے ملک کے لئے

کی کہ اللہ تعالیٰ اسے اسلام کی روشنی سے منور کرے، وہ قریباً نو ساڑھے نو سال بعد قبول ہوئی ۔ مجھے بتا دیا گیا تھا کہ جلدی قبول نہیں ہوگی ۔ اپنے وقت پر پوری ہوگی ۔ کتنا بڑا احسان ہے ۔ جو شخص یہ یقین رکھتا ہو اور خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بعد اس مقام پر کھڑا ہو کہ وہ قادرِ مطلق جس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں ۔ وہ میری دعا قبول کریگا اگر چاہیگا ۔ مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنی ہے دعائیں ۔ دعا کو شرائط کے ساتھ کرنا ہے ۔ خدا تعالیٰ سے کبھی نا اُمید نہیں ہونا ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ دعا کی قبولیت کا نشان اُمتِ محمدیہ کے ہاتھ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑا دیا ۔

تیسرے معنی آیت کے ہیں "نشانات کا ظاہر ہونا" ۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بیشمار نشانات ظاہر کئے ۔ نشانات یعنی اپنی قدرت کا نشان (بغیر دعا کے نشان ہے یہ) خدا تعالیٰ خود اپنے بندوں کی مدد کیلئے آتا ہے جب مدد کی ضرورت ہو ۔ فراخیٔ رزق کیلئے سامان پیدا کرتا ہے جب انہیں دشواری ہو، کھانے پینے کی چیزیں نہ مل رہی ہوں ۔ اس وقت آسمان میں بادلوں کو حکم دیتا ہے موقع کے اُوپر

صحیح مقدار میں

جا کے بارش برساؤ ۔ تاکہ میرے بندے جو ہیں، بھوکے نہ رہیں ۔ اسے ہم نشان کہتے ہیں ۔ معجزات یعنی انہونی باتیں بظاہر وحی کے ذریعہ ان کی بشارت دی جاتی ہے ۔ اور وہ کام ہو جاتا ہے ۔ بالکل ناممکن کام لیکن بشارت دی جاتی ہے، کام ہو جاتے ہیں ۔

تیسرے معنی آیات کے یہ ہیں یعنی معجزات اور معجزات کے ساتھ ہی میں چوتھے معنی کو بریکٹ کر دیتا ہوں اور وہ مبشرات ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی بشارتیں دی ہیں مومنوں کو، جو ایک علیحدہ شعبہ ہے رُوحانی زندگی کا ۔ یہ دونوں میں نے معجزات اور مبشرات اس لئے اکٹھے کئے کہ مثلاً : وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران آیت ۱۲۴) ایک تو یہ معجزہ تھا کہ تین سو تیرہ غریب بھوکے کمزور ہوئے ہوئے بھوک سے ۔ مانگی ہوئی تلواریں پھر زنگ آلود نیز کُند تلواریں لے کر ایک عظیم لشکر (جس کی تعداد تین گُنے سے بھی زیادہ تھی) کے مقابلہ میں آئے ۔ سواریاں دشمن کے پاس تھیں ۔ زرہیں اُن کے پاس تھیں ۔ اچھی تلواریں ان کے پاس تھیں ۔ ہر طرح اچھے ہتھیاروں سے وہ لیس تھے اور

اللہ تعالیٰ نے عظیم معجزہ دکھا دیا

اس معجزے میں دعا بھی شامل تھی ۔ لیکن اگر کوئی دعا نہ ہوتی تو بھی خدا تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھانا تھا کیونکہ یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب آئیں گے اپنے مخالفوں پر ۔ بشارت پہلے سے موجود تھی ۔

اور پانچویں آیات کے معنی ہیں وہ آیاتِ قرآنی جن آیات میں شریعت اور ہدایت کا ذکر ہے ۔ مثلاً یہ کہ نماز پڑھو، ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو ۔ اور جماعتِ احمدیہ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز باجماعت فریضہ ہے ۔ (اپنی شرائط کے ساتھ پڑھنا) اور جو فرض ہو وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچاتا ہے ۔ فرض جو ہے اس کے ساتھ جب تک نفل نہ ملے وہ روحانی رفعتوں تک نہیں لے جاتا ۔ اسی واسطے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے جہاں فرمایا (تاکیداً) کہ نمازیں ادا کرو اس کے ساتھ ہی آگے لگا دیا : وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت ۔ آیت : ۴۶) نماز کے اوقات جو تمہاری زندگی کے اوقات کا شاید چوبیسواں حصہ بھی نہیں ۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں ایک گھنٹہ نماز پر خرچ کرنے والے آدمی بھی ہیں ۔ لیکن وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ میں تو ہر بیدار لحظہ ذکر میں آپ خرچ کر سکتے ہیں ۔ صرف بیدار لحظہ ہی نہیں بلکہ اگر ذکر کرتے کرتے اگر آپ سو جائیں تو اللہ تعالیٰ نیند کے لمحات جو ہیں وہ بھی ذکر میں شمار کر لیتا ہے ۔ جزا دے دیتا ہے تو یہ جو آیات ہیں کئی سو جن میں احکامِ باری تعالیٰ ہیں ۔ اوامر و نواہی، ان کو بھی

قرآنِ کریم نے آیت کہا ہے

تو عظیم انسان مبعوث ہو گیا اور مومنین کا یہاں ذکر ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ ان تمام مذکورہ نعماء سے فائدہ اُٹھانے والا ہے ۔ مومن اور جو فائدہ اُٹھانیوالا ہے اس کے دل میں اپنے ربِ کریم کے لئے اور اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیار پیدا ہوتا ہے ۔ اور جو آیات شریعت اور ہدایت لے کے نازل ہوئیں انسان پر (قرآن کریم میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے اور آپ کے طفیل، اس نے قربِ الٰہی کی وہ رفعتیں مومنین کے لئے پیدا کر دیں کہ جو رفعتیں اس سے قبل کسی اُمت کے لئے پیدا نہیں ہوئیں ۔ "معراج" میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی صرف چھٹے آسمان پر دیکھا تو اُن کی اُمت چھٹے آسمان سے اُوپر نہیں جا سکتی ۔ چھٹے آسمان سے اُوپر اُن کی اُمت کا کوئی فرد نہیں جا سکتا تھا جن کا نبی متبوع اس مقام سے اُوپر نہیں گیا ۔ اس کے ماننے والے، اس کے متبعین کے لئے ممکن ہی نہیں ہے اپنے نبی متبوع سے اُوپر نکل جانا ۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام معراج کا جو تجربہ تھا، مشاہدہ تھا، اس میں ساتویں آسمان سے بھی اُوپر عرشِ ربِ کریم پر پہنچایا گیا آپ کو ۔ اُمت کو بشارت دی ہے کہ

پہلی قوموں کے انبیاء

اپنی اُمت کو، اپنے ایمان لانے والے مخلص، صحیح معنی میں سچے مومن جو تھے ان کو چھٹے آسمان سے اُوپر نہیں لے جا سکتے تھے ۔ جو اُن کے قدموں میں بھی بیٹھا (کامل اس نے پیروی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ آپ کے قدموں میں آکے بیٹھا نا) وہ چھٹے آسمان تک پہنچ سکا ۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع چھٹے آسمان سے اوپر جا کر ساتویں آسمان کے اُوپر کے حصے میں، جہاں، جو بھی روحانی درجہ (وہ لمبا مضمون ہے، اس میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا) عرشِ ربِ کریم جو بھی چیز ہے، اس کے اس عرش کے قدموں کے نیچے بیٹھا ہوا ہے وہ ۔ اور کم از کم ایک آسمان کا فاصلہ ہے ۔ وہ رفعتوں کے لحاظ سے زیادہ ہوگا ۔ یہ عظمت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو وہ لے کے آئے مومنین کے لئے جن سے مومنوں نے (یہاں مخاطب ہی مومن ہیں) فائدہ اُٹھایا ۔

دوسری چیز آپ یہ لے کے آئے وَيُزَكِّيْهِمْ ۔ یُزَکِّیْ میں بہت سارا ابہام لوگوں نے پیدا کر لیا ۔ ابہام کوئی نہیں ۔ آپ ایسی تعلیم لے کے آئے جو طہارت اور پاکیزگی پیدا کرنیوالی ہے ۔ طہارت اور پاکیزگی کا معیار تسلیم کرنا یا مقرر کرنا یہ انسان کا کام نہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے ۔ اس واسطے صحیح معنی میں اور سچے طور پر مُزَکِّیْ

پاک کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہے

آپ ایسی تعلیم لے کے آئے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ یہ چار چیزیں ہیں ۔ اس کے نتیجہ میں اور شریعت کے اُوپر جو عمل کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اُمتِ محمدیہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کے اور اُمتِ مسلمہ کے مومنین کی جو جماعت صدیوں میں پیدا ہوئی اور گزری ان کے لئے یہ ممکن کر دیا کہ خدا کی نگاہ میں وہ پاک اور مطہر ہو جائیں اور سارے وعدے اُن کے حق میں پورے ہوں جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک مطہر اور مزکّی کیلئے دیئے ہیں ۔ مثلاً ان میں سے ایک یہ ہے کہ خدا ہمکلام ہوگا ۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ آیت : ۸۰) قرآن کریم میں ایک وعدہ یہ دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے مخفی معانی جن کا ضرورتِ زمانہ یا خطۂ ارض کی ضرورت مطالبہ کر رہی ہے وہ نئے نئے علوم پاک لوگوں کو سکھائے جائیں گے ۔ قرآن کریم نے یہ وعدے کئے ہیں ۔ بہت سارے وعدے ہیں تفصیل میں جانا مشکل ہے ۔ اس حقیقت کو قرآن کریم نے ایک جگہ اس طرح بیان کیا کہ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک اور مطہر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہ ٹھہر سکتا ۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ

لیکن خدا جب پسند کرلیتا ہے، اس کے اعمال کے نتیجہ میں، اس کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نتیجہ میں، اس عرفان کے نتیجہ میں جو وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا حاصل کر سکا، خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے نتیجہ میں، اسے وہ مزکی قرار دیتا ہے وَ اللّٰہُ سَمِیْعٌ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اس واسطے جو مطہر بننا چاہیے اس کے لئے ضروری ہے کہ جو مزکی بنانے والا ہے اس سے یہ دعا کرے کہ اے خدا! ایسے اعمال صالحہ بجالانے کی ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم تیری نگاہ میں پاک اور مطہر بن جائیں اور عَلِیْمٌ (النور آیت ۲۲) کہہ کر یہ بتایا کہ انسانوں نے جو جائزے لئے اور اندازہ لگایا اور فیصلے کئے وہ تمہیں نہیں بنائیں گے مزکی۔ خدائے علیم جس کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں جب اس کی نگاہ میں تم مزکی قرار دیئے جاؤ گے تو حقیقتاً تمہارے حق میں وہ بشارتیں پوری ہوں گی جو خدا تعالیٰ نے پاک اور مطہر لوگوں کو دی ہیں۔ تزکیہ کے لفظ کے متعلق

بڑا اچھا نوٹ

'مفردات راغب' (جو قرآن کریم کی لغت ہے) میں امام راغبؒ نے دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تزکیہ یہ ہے کہ اَنْ یَتَحَرَّی الْاِنْسَانُ مَافِیْہِ تَطْھِیْرُہٗ کہ انسان اپنی طرف سے ایسے اعمال بجالانے کی کوشش کرے جن میں اس کے لئے پاکیزگی ہو جنہیں وہ اپنے لئے پاکیزہ سمجھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں فاعل اللہ ہوتا ہے۔ اس لئے جو آیت میں نے پڑھی وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کبھی فاعل تزکیہ عطا کرنیکا اللہ ہوتا ہے لِکَوْنِہٖ فَاعِلٌ لِذٰلِکَ فِی الْحَقِیْقَۃِ کیونکہ حقیقی معنی میں خدا ہی کسی کو پاک اور مطہر بنا سکتا ہے۔ اسی واسطے کہتے ہیں وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ صرف اللہ پاکیزگی عطا کر سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کبھی فاعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں۔ جو پہلی آیت میں نے پڑھی ہے اس میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ۔ امام راغبؒ کہتے ہیں کہ جہاں یہ ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاک اور مطہر بناتے ہیں اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو حقیقی پاکیزگی خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ آپؐ پاکیزگی اُن تک پہنچانے کا واسطہ بنتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ ایسی تعلیم لائے، ایسا نمونہ پیش کیا اور ایسی آیات لوگوں کے سامنے رکھیں۔ اس لئے بطور فاعل آپؐ اِن آیتوں میں آجاتے ہیں واسطہ ہونے کی وجہ سے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ نے پاک بنایا۔ یہاں یہ مطلب ہے کہ آپؐ کے واسطہ سے اور آپؐ کے طفیل لوگ پاکیزگی اور طہارت حاصل کرتے ہیں۔ اور کبھی

احکام اوامر و نواہی

کے متعلق آتا ہے قرآن کریم میں کہ یہ کام جو ہیں، عبادات جو ہیں، احکام بجالانا جو ہے، یہ پاکیزگی پیدا کرتے ہیں۔ امام راغبؒ کہتے ہیں یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب وہ اعمال مقبول ہو جائیں تو ان کے ذریعہ سے انسان طہارت اور پاکیزگی خدا تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے۔ حقیقی "مُزَکِّیْ" جو ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ لیکن مختلف معانی میں کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا گیا ہے کہ آپؐ پاک کرتے ہیں، کبھی احکام کے متعلق یعنی قرآن کریم کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ تعلیم پاک کرتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ (النجم آیت ۳۳) اپنے آپ کو پاک مت ٹھہرایا کرو۔ خوف اور خطرے کا مقام ہے کہ انسان اپنے آپ کو پاک قرار دے۔ اسی لئے خود کو پاکباز ٹھہرانے کی مذمت کی گئی ہے۔ مفرداتِ راغبؒ میں بھی یہ لکھا ہے۔

فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ

اس کے انہوں نے دو پہلو لئے ہیں کہ ایسا کرنا مذموم ہے اور یہ کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں چیزیں اس کے اندر آجاتی ہیں۔ تو دو عظیم رحمتیں 'رحمۃٌ للعالمین' اُمت مسلمہ کے لئے، نوعِ انسانی کے لئے عموماً اور جماعتِ مومنین کے لئے خصوصاً لیکر آئے جنہوں نے ان سے فائدہ اُٹھایا۔

تیسری عظیم چیز آپؐ لے کے آئے اَلْکِتَاب۔ قرآن کریم کو قرآن کریم میں الکتاب کہا گیا ہے۔ اور الکتاب کے شروع میں ہی ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کی آیت الکتاب کے صحیح اور پورے معنی بتا رہی ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا کہ میں جو خدائے عالم الغیب ہوں، اس کتاب کو اُتارنے والا ہوں تو اس کا سورس (SOURCE) اور منبع جو ہے وہ عالم الغیب خدا کی ذات ہے یہ وہ کتاب ہے جس نے خدا تعالیٰ کے علم سے خلعتِ وجود پہنا۔ اس لئے یہ کتاب ہر ایک غلطی اور شک و شبہ سے پاک ہے اور اس لئے یہ کتاب کامل متقیوں کے لئے بھی ہدایت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسانی فطرت تدریجی ترقی کرتی ہے۔ جسمانی نشو و نما میں بھی، اخلاقی نشو و نما میں بھی اور روحانی نشو و نما میں بھی۔ تو ایک متقی جو ہدایت کی راہوں پر چل کے خواہ کتنا ہی بلند ہو جائے، مزید بلندیوں کے دروازے اُس پر اِس عظیم کتاب کے ذریعہ سے کھولے جاتے ہیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے

ایک فقرے میں

اِس سارے مفہوم کو بڑی خوبصورتی سے ادا کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"یہ وہ کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کے علم سے ظہور پذیر ہوئی ہے اور چونکہ اس کا علم جہل اور نسیان سے پاک ہے اِس لئے یہ کتاب ہر ایک شک و شبہ سے خالی ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا علم انسانوں کی تکمیل کے لئے اپنے اندر ایک کامل طاقت رکھتا ہے اِس لئے یہ کتاب متقین کے لئے ایک کامل ہدایت ہے۔ اور ان کو اس مقام تک پہنچاتی ہے جو انسانی فطرت کی ترقیات کے لئے آخری مقام ہے (جہاں تک پہلے کوئی نہیں پہنچا)"

تو یہ تیسری عظیم چیز جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ الکتاب ہے جیسا کہ فرمایا یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ۔

اور چوتھی چیز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے وہ ہے حکمت۔ اور حکمت کے معنی ہیں حقیقتِ کتاب اور حقیقتِ رسالت یعنی

قرآن کریم کی اصطلاح کی رُو سے

جو اس کتاب کی حقیقت ہے اور جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی عظمت ہے اس کے دلائل پیش کرنا حکمت کے معنی میں شامل ہے۔ یہ قرآن کریم کی شان ہے کہ یہ انسان کو روشنی پر روشنی عطا کرتا چلا جاتا ہے، دلیلیں دیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ آنکھیں بند کرو اور مجھے قبول کرو۔ بلکہ کہتا ہے آنکھیں کھلی رکھو اور مجھے قبول کرو۔ یہ نہیں کہتا کہ اندھیروں میں رہو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ کہتا ہے کہ اپنے سینوں کو اللہ اور محمدؐ کے نور سے منور کرلو۔ اور میری بات کو مانو۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے فرمایا کہ حقیقتِ کتاب اور حقیقتِ رسالت کے جو دلائل ہیں اُن سے معرفت پیدا ہوتی ہے یعنی انسان یہ پہچانتا ہے کہ یہ کتاب ہے کیا چیز اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیا ہے۔ ایک تو معرفتِ ذات و صفات باری ہے وہ علیحدہ مضمون ہے۔ یہاں بات ہو رہی ہے معرفت و عرفانِ حقیقتِ کتاب اللہ اور حقیقتِ رسالتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ معرفت موہبت ہے۔ معرفت سے پہلے کی حالت سکون کے مشابہ ہوتی ہے اور معرفت کا حصول حرکت کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اس حرکت کا آغاز موہبت سے ہوتا ہے۔ بچہ سکون کی حالت میں ہوتا ہے۔ بلوغت کا وہ لمحہ جو ان کے شروع ہونے سے سکون سے ... حرکت اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے یعنی بغیر عمل کے اور بغیر حق کے۔

رحمانیت کی صفت کے معنی

یہ ہیں کہ کوئی حق نہیں ہے۔ کوئی عمل نہیں ہے، کوئی دعا نہیں ہے، کوئی اتباع نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور رحمت اور موہبت ہے، اس سے یہ حرکت شروع ہوتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا نہ کسی عمل سے نہ کسی دعا سے بلکہ علتِ فیضان صرف موہبت سے ہے۔ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (فاطر آیت ۹) یہ اس آیت کے معنی ہو گئے۔ اس کی تفصیل سمجھانے کا اس وقت، وقت نہیں ہے۔ مگر پھر حرکت شروع ہو گئی نا۔

پھر معرفت میں انسان ترقی کرتا ہے۔ اعمالِ صالحہ اور حُسنِ عمل یہ دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ ایک ہے عملِ صالح اور ایک ہے عملِ صالح کا حسین طریق پر کرنا۔ تو یہ معرفت اعمالِ صالحہ اور حُسنِ عمل کے شعور سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آخر الہام اور کلام الٰہی کے رنگ میں نمود پکڑ کر تمام صحنِ سینہ کو اس نور سے منور کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے۔ تو اسلام کے حصول کے لئے کیا چاہیئے ہمیں؟ موہبتِ الٰہی۔ اپنی کسی کوشش کا اس میں دخل نہیں۔ معرفت شروع ہوتی ہے موہبت سے۔ اس واسطے یاد رکھیں کہ اسلام پر کسی انسان کا نہ احسان ہو سکتا ہے نہ ہوا۔ بلکہ اللہ اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اِحسان

اور شریعت اسلامیہ کا احسان، اسلام کا احسان ہر مومن پر، ہر انسان کے اُوپر ہے۔ بڑی دلیری ہوگی کسی کا یہ سمجھنا کہ اُس نے احسان کیا ہے اسلام پر۔ کوئی احسان نہیں کر سکتا اسلام پر۔ اسلام کا احسان ہے سب پر۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ۔ وقت زیادہ ہو گیا ہے اس کا میں ترجمہ پڑھ دوں گا۔ آپ مطلب سمجھ جائیں گے میرا۔ تو کہہ دے کیا تم اللہ کو اپنے دین سے واقف کرتے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو کوئی شخص جا کے یہ کہے کہ اے میرے رب! میں بڑا متقی ہوں، میں بڑا پرہیزگار ہوں۔ مینٹل ہاسپٹل (MENTAL HOSPITAL) میں تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ اپنے ہوش و حواس میں نہیں کہہ سکتا۔ خصوصاً قرآن کریم کی روشنی میں۔ تو کہہ دے کیا تم اللہ کو اپنے دین سے واقف کرتے ہیں۔ اور اللہ تو اس کو بھی جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر ایک چیز جانتا ہے اور پھر کہا

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا

وہ اپنے اسلام لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

قادیان دارالامان میں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوتھا اور اطفال الاحمدیہ کا تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع

(قسط نمبر ۲)

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب منتظم شعبہ رپورٹنگ سالانہ اجتماع

مقابلہ حسن قرأت اطفال معیار اوّل و دوم

اس کے بعد اطفال کے معیار اوّل و دوم کے حسنِ قرأت کے مقابلے ہوئے جن میں صدارت کے فرائض علی الترتیب مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سرانجام دیئے۔ جبکہ ججز کی کرسیوں پر معیارِ اوّل کے مقابلہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب۔ اور معیار دوم کے مقابلہ میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل اور مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی رونق افروز رہے۔ ہر دو مقابلہ جات میں ۲۹۔ اطفال نے حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ و انتخاب صدر مجلس

پہلے سے مرتبہ پروگرام کے مطابق مندرجہ بالا مقابلہ جات کے دوران محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت مسجد مبارک میں مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی۔ اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی عمل میں آئی۔ جس میں مجلسِ عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تمام اراکین نیز ہندوستان کی مجالس کے تمام نمائندگان اور مجلسِ مقامی کے گیارہ نمائندگان شامل ہوئے۔ جس میں بجٹ ۸۲ - ۱۹۸۱ء پاس کیا گیا۔ اور مجلس کے کاموں کو مزید بہتر بنانے کے لئے بعض تجاویز پر بھی غور کیا گیا۔ بعدہٗ انتخاب کی کارروائی عمل میں آئی۔ اس دوران گراؤنڈ میں اطفال کے مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ بعدہٗ نمازِ مغرب وعشاء ۶½ بجے ادا کی گئی۔ اور بعد میں خدام و اطفال نے ایک ساتھ کھانا تناول کیا۔

مقابلہ تقاریر اطفال معیار اوّل و دوم

اطفال (معیار اوّل و دوم) کے مقابلہ تقاریر میں صدارت کے فرائض علی الترتیب مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب نے سرانجام دیئے۔ مقابلہ کے ججز مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب تھے۔ ہر دو مقابلہ جات میں مجموعی طور پر بیس اطفال نے حصہ لیا۔

مقابلہ تقاریر خدام معیار دوم

خدام کے معیار دوم کے مقابلہ تقاریر کی صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے کی۔ جج مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد تھے۔ اس مقابلہ میں نو خدام نے حصہ لیا۔

بیت بازی

اس دن کا آخری دلچسپ علمی مقابلہ بیت بازی تھا جس میں صداقت و امانت گروپ کے گیارہ گیارہ خدام نے شرکت کی۔ اس مقابلہ میں مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی نے صدارت کے اور مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل و مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔

اجتماع کا آخری دن

اس دن بھی پروگرام کے مطابق نمازِ تہجد مسجد مبارک میں باجماعت ادا ہوئی جو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پڑھائی۔ اور نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد درس بھی مولوی صاحب موصوف نے دیا۔ بعدہٗ خدام نے اجتماعی تلاوتِ کلام پاک کی اور اس کے بعد تمام خدام و اطفال بہشتی مقبرہ گئے جہاں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔

مقابلہ خوش الحانی اطفال معیار اوّل و دوم

بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دُعا کے بعد تمام خدام و اطفال اجتماع گاہ میں پہنچے۔ جہاں اطفال کا مقابلہ خوش الحانی ہُوا۔ معیار اوّل کے مقابلہ کی صدارت مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب اور معیار دوم کے مقابلہ کی صدارت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد نے کی جبکہ ججز کے فرائض مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب اور مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی نے سرانجام دیئے۔

اس کے بعد خدام و اطفال نے ناشتہ کیا اور ناشتے سے فراغت کے بعد تمام خدام و اطفال گراؤنڈ پہنچے جہاں باقیماندہ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ بعدہٗ ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اور پھر تمام خدام و اطفال دوپہر کے کھانے کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پہنچے۔

انتظام ورزشی مقابلہ جات

ورزشی مقابلہ جات مورخہ ۱۴ اکتوبر سے ہی شروع کر دیئے گئے تھے جو اجتماع کے تینوں روز بھی جاری رہے۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر افسر سپورٹس۔ مکرم محمد عارف صاحب نسگلی۔ مکرم عبدالعزیز صاحب اختر اور خاکسار جاوید اقبال اختر نے اپنے معاونین کو ہمراہ لے کر ان مقابلہ جات کو بہتر رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ مجموعی طور پر فٹ بال خدام و اطفال۔ والی بال۔ رسہ کشی۔ کبڈی خدام و اطفال۔ رنگ بیئر خدام۔ ہائی جمپ۔ لانگ جمپ۔ دوڑیں خدام و اطفال۔ سلو سائیکل۔ نشانہ غلیل، خدام و اطفال۔ گولہ اور ڈسکس تھرو وغیرہ کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

تیاری طعام

تینوں روز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر منتظم تیاری طعام۔ مکرم مولوی برہان احمد صاحب۔ مکرم مولوی یونس احمد صاحب نے اپنے معاونین کے تعاون سے بہت اچھا کھانا تیار کر کے خدام و اطفال کی خدمت میں پیش کیا۔

تقسیم طعام

اِسی طرح تینوں روز مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب۔ مکرم نذر الاسلام صاحب اور مکرم سید وسیم احمد صاحب نے اپنے معاونین کو ہمراہ لے کر اچھے انتظام کے ساتھ خدام و اطفال کو کھانا کھلایا۔

مقابلہ فی البدیہہ تقاریر خدام معیار اوّل

دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد خدام معیار اوّل کا فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ ہُوا۔ اِس مقابلہ کی صدارت مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے کی جبکہ ججز کے فرائض مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے سرانجام دیئے۔ اس مقابلے میں کُل آٹھ خدام نے حصہ لیا۔

خدام کی فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ اجتماع کا آخری علمی مقابلہ تھا۔ تمام علمی مقابلہ جات مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی۔ مکرم قریشی انعام الحق صاحب اور مکرم نور الدین صاحب آزاد کے تعاون سے بہت اچھے رنگ میں پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

اختتامی اجلاس

ٹھیک اڑھائی بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہُوا۔ تلاوتِ کلام پاک مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے خدام الاحمدیہ کا عہد اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد عزیز مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔

تقسیم انعامات

اِس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ تمام انعامات مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے اپنے معاونین کو ہمراہ لیکر خوبصورت رنگین کاغذوں میں پیک کئے تھے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اُن تمام ادارہ جات و احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع کے سلسلہ میں تعاون فرمایا۔ خصوصاً محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی۔ مکرم افسر صاحب لنگرخانہ۔ مکرم جنرل سیکرٹری صاحب وکیل کے علاوہ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ اور دیگر احباب کا۔

اِس کے بعد مکرم وحید الدین صاحب مہتمم مالی نے ایک نظم خوش الحانی سے سُنائی۔

اختتامی خطاب

شکریۂ احباب کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام و اطفال سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آنمحترم نے فرمایا کہ انسانی قلوب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے اُن میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روز روز کے لڑائی جھگڑے سے

تنگ آکر ایک وقت میں اس خیال سے گھر سے نکلے تھے کہ نبی اکرم صلعم کا ان کے خیال میں کام تمام کر دیا جائے۔ تاکہ ہر طرح کے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ اور دوسری طرف آپ عمر بن خطاب ہی تھے جنہوں نے آپ پر ایمان لا کر ایسی زبردست قربانیاں پیش کیں کہ آج تاریخ میں آپ کا نام روشن ہے۔

پس انسانی قلب کی حالت ایک جیسی نہیں رہتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھلائی ہے۔ لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا پس دعا کرنی چاہیئے کہ کبھی ایک مقام پر مطمئن نہ ہو جائیں ... کی بات ہوتی ہے۔ ایک مسلسل حرکت اور جدوجہد جاری رہنا چاہیئے۔ اور یہ تنظیمیں اس ... کو قائم رکھنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ... جماعت میں انشاء اللہ ... کے مطابق خلافت کا سلسلہ ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ وصیت فرمائی ہے اور خدا تعالیٰ سے بشارت پا کر یہ خوشخبری دی کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو قدرت ثانیہ کے مظہر ہوں گے۔ گویا خدا تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ان کے ذریعہ ہوا کرے گا۔ اور جب تک ان کے احکام پر عمل کرتے ہوئے ان کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھو گے تو خدا تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال رہے گا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ پیغام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ خدا تعالیٰ نے کبھی تمہارے ساتھ بے وفائی نہیں کی اور باوجود کم مائیگی و کم تعداد کے خدا تعالیٰ تمہیں فتح دے رہا ہے۔ پس آج جب ہم اختتامی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے گذشتہ ہوئے فضلوں کا شکر ادا کریں گے اور یہ بھی کہ خدا ہمیشہ ہمیں اپنا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے صدر مجلس کے انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر مجلس کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مرحمت فرمایا کرتے ہیں ... آج دعا کریں کہ جس کو ... حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مرحمت فرمائیں اللہ تعالیٰ اُس کے اندر وہ تمام صلاحیتیں پیدا کرے جو اس کام کے لئے ضروری ہیں۔ آئندہ ہونے والے صدر میری اس نصیحت کو یاد رکھیں کہ خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھیں ... دل کو ... اور سید القوم خادمھم پر زندگی گزاریں۔

اسی طرح آپ سب کو جب بھی خدمت کا موقعہ ملے اسے سعادت سمجھ کر بجا لائیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں ایک لمبی اور پُرسوز دعا کرائی اور اس کے ساتھ خدام الاحمدیہ والطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

شعبۂ رپورٹنگ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماع کی تمام کارروائی کی رپورٹنگ کے لئے باقاعدہ ایک شعبۂ رپورٹنگ قائم کیا گیا تھا۔ اس سال بھی مکرم مولوی محمد حفیظ احمد صاحب النور ایڈیٹر بدر منتظم شعبہ رپورٹنگ، خاکسار جاوید اقبال اختر اور مکرم نور الدین صاحب آزاد کے تعاون سے قارئین کرام کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر جہت سے مفید و بابرکت کرے اور اسے خدام اور اطفال میں ایک نئی بیداری کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

”آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں“

(انجیل متی)

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب ۔ نیو جرسی ۔ امریکہ

عیسائیت کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان دی تیسرے روز زندہ ہو گئے۔ زندہ ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک اپنے حواریوں کو نظر آتے رہے۔ اس کے بعد آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور آج تک خدا کی داہنی طرف بیٹھے ہیں۔

اوّل تو خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خاص جگہ مقرر کرنا کہ اس کا فلاں جگہ مقام ہے غلط ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ خدا آسمان پر ہے اور زمین پر نہیں ہے یہ ایک نقص ہے اور خدا تعالیٰ ہر نقص اور عیب سے پاک ہے۔

دوم۔ چار انجیلوں میں سے صرف دو انجیلوں میں آسمان پر جانے کا ذکر ہے ایسا عقیدہ جو اہل کلیسا کے نزدیک بہت اہم ہے۔ اور جب ان انجیلوں کے لکھنے کا مقصد اور منتہا یہ بتانا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ زندہ ہو گئے تو پھر دو انجیلوں یعنی متی اور یوحنا کی انجیل نے آسمان پر جانے کا ذکر کیوں نہ کیا۔ حالانکہ متی کی انجیل کے متعلق شارحین بائیبل نے لکھا ہے کہ وہ معجزات کو دوسری اناجیل کے مقابلہ میں بہت بڑھا کر پیش کرتی ہے لیکن اس بارہ میں خاموش ہے۔ مرقس اور لوقا جن دو انجیلوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ وہ حق اور صداقت پر مبنی نہیں ہے۔

انجیل مرقس

مرقس کی انجیل سب سے پہلے لکھی گئی اور شارحین بائیبل اس کو سب انجیلوں سے بہتر اور صحیح خیال کرتے ہیں۔ مرقس باب ۱۶ آیت ۱۹ میں لکھا ہے:-

”غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا“

عیسائی حضرات کا عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر چلے گئے اور خدا کے داہنی طرف بیٹھ گئے۔ اس عقیدہ کی بنیاد مذکورہ بالا آیت پر ہے آیت ۱۹ کو بہت بعد کے زمانہ میں مرقس کی انجیل میں شامل کیا گیا۔ اس آیت کو بعد میں شامل کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ ابتداء میں یہ عقیدہ عیسائیت میں نہیں پایا جاتا تھا کیونکہ یہ آیت ابتداء میں مرقس کی انجیل میں موجود نہ تھی۔

قارئین بدر کی خدمت میں وہ ثبوت پیش کیا جاتا ہے جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ آسمان پر جانے کا ذکر جس آیت میں ہے وہ بہت بعد میں مرقس کی انجیل میں شامل کی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس عقیدہ کا بطلان بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

ہارپرز بائیبل ڈکشنری میں زیر لفظ بائیبل میں لکھا ہے کہ مرقس باب ۱۶ کی آیت ۹ تا ۲۰ ابتداء میں موجود نہ تھیں ان آیات کا بعد میں اضافہ کیا گیا۔ آیت ۱۹ انہیں آیات میں سے ایک آیت ہے۔

علاوہ ازیں پروفیسر ڈاؤنی (DOWNEY) کی کتاب نیو ٹسٹامنٹ شائع کردہ منارک پریس (MONARCH PRESS) مطالعہ فرمائیں۔ پروفیسر موصوف اپنی اس تصنیف میں لکھتا ہے کہ ابتدا میں مرقس کی انجیل کا باب ۱۶ آٹھ آیات پر مشتمل تھا۔ دوسری صدی عیسوی میں آیت ۹ سے آیت ۲۰ تک اضافہ کر دیا گیا۔

انجیل لوقا

انجیل لوقا اور اعمال میں آسمان پر جانے کے متعلق وقت اور جگہ کے لحاظ سے بیانات میں تضاد اور تخالف ہے کتاب اعمال کا مصنف بھی لوقا ہی ہے۔ اس لئے انجیل لوقا اور اعمال کے بیان میں اختلاف کی وجہ سے آسمان پر جانے کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے۔

لوقا کی انجیل میں لکھا ہے یسوع دو دفعہ واقعہ صلیب کے بعد حواریوں کو نظر آیا۔ اور بیت عنیاہ کے مقام سے آسمان پر اٹھایا گیا۔ اس کے برعکس اعمال میں لکھا ہے کہ یسوع حواریوں کو چالیس دن تک نظر آتا رہا۔ اور اعمال باب ۱ آیت ۱۲ سے ظاہر ہے کہ جس مقام سے یسوع کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ وہ زیتون کا پہاڑ تھا انجیل لوقا اور اعمال کے بیانات میں اختلاف ہے۔ اس لئے آسمان پر جانے کا دعویٰ باطل ہے۔

انجیل لوقا جس میں آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ بہت بعد کے زمانہ میں لکھی گئی۔ اس وقت عیسائیت میں یسوع کے متعلق آسمان پر جانے کا عقیدہ پیدا ہو چکا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ لوقا کتاب اعمال اور انجیل لوقا کا مصنف نہیں۔ ان دونوں کا لکھنے والا کوئی اور شخص تھا۔ اس بارہ میں الفریڈ لوازی کی محققانہ تصنیف اوریجن آف نیو ٹسٹامنٹ مطالعہ فرمائیں۔ فاضل محقق نے دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ کتاب اعمال اور انجیل لوقا کا مصنف لوقا نہ تھا جب صورت حال یہ ہے تو انجیل لوقا کا کوئی بیان یا دعویٰ قابل اعتبار ... دفعہ سوچنا ہوگا۔ الفریڈ لوازی کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

بقیہ صفحہ اوّل

آپ نے کہا کہ میں آج اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کرتا ہوں کیونکہ آج اس علاقہ کی منفرد تقریب میں مجھے مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا ہے یہ تقریب منفرد اس لئے ہے کہ جب سے یہاں سوکوٹو حکومت آئی ہے مقامی کمیونٹی کی طرف سے یہ پہلا پروجیکٹ ہے جو شروع کیا گیا ہے۔ اور یہ تقریب منفرد تقریب اس پہلو سے بھی ہے کہ ایک مذہبی جماعت (احمدیہ) اس عظیم پروجیکٹ کی سرپرست اور راہنما ہے۔ اور پھر اس تقریب کو منفرد اس لئے بھی کہونگا کہ اس کی بدولت میں اپنے عوام سے مل رہا ہوں (وزیر موصوف اس علاقہ سے منتخب ہوئے ہیں) انہوں نے کہا کہ یہاں پر اسکول کھولنے کا سوال قریباً ایک سال قبل اٹھایا گیا تھا۔ مگر چونکہ یہ کمیونٹی کے بس کا روگ نہ تھا۔ اس لئے یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ تب عین وقت پر جماعت احمدیہ نے ہماری پکار کو سنا اور مدد کے لئے میدان میں آگئی۔ اس موقعہ پر میں علاقہ کے جملہ لوگوں اور خیر خواہوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کریں۔

اس کے بعد وزیر موصوف نے اس گاؤں میں اسکول کے قیام کی ضرورت و افادیت سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ اس علاقہ میں یہ پانچواں پوسٹ پرائمری انسٹی ٹیوشن ہوگا۔ اس لئے ہمیں ایسے مزید اداروں کی بہت ضرورت ہے تاکہ اس پسماندہ علاقہ میں بھی تعلیمی کمی کو پورا کیا جاسکے۔ آج کھلنے والی درسگاہ بھی اس کمی کو پورا کرنے میں بہت مدد ثابت ہوگی۔ پس میں اس کارِ خیر پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد موصوف نے کمیونٹی اور طلباء کو نصائح کیں۔

محترم جناب امیر صاحب کا خطاب

وزیر موصوف کے خطاب کے بعد محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آج احمدیہ کمیونٹی سیکنڈری اسکول کے افتتاح کی تقریب میں شرکت مجھے بہت ہی مسرور کر رہی ہے۔ چونکہ وزارت تعلیم کی طرف سے اسکول کی منظوری کچھ تاخیر ... اس سال کے ... اس کو دیر سے شروع کیا جارہا ہے۔ مگر ہمیں قوی امید ہے کہ مخلص پرنسپل صاحب اور ان کا بے لوث اسٹاف سال بھر کے کورس کو مقررہ عرصہ میں ہی ختم کروا لیں گے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس اسکول کو اس علاقہ کے لئے بالخصوص اور سارے ملک کے لئے بالعموم بے شمار برکتوں کا ذریعہ بنادے۔ آمین۔

محترم امیر صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے متعلق بھی چند باتیں کہوں۔ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر اسلامی جماعت ہے جو اس مقصد کے لئے کھڑی کی گئی ہے کہ وہ ساری دنیا میں اسلام اور قرآن کریم کی تبلیغ کرے اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرف متوجہ کرے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصول علم کو ہر مرد اور عورت پر فرض قرار دیا ہے اس لئے ہم اپنے محدود وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے جہاں کہیں بھی ہمارے لئے ممکن ہو لوگوں تک تعلیمی اور طبی سہولتیں پہنچانے کے خواہشمند رہتے ہیں جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۰ء میں نائیجیریا میں پہلا دورہ فرمایا تو اسی وقت ایک اسکیم موسوم بہ "نصرت جہاں اسکیم" کی بنیاد رکھی جس کا مقصد مغربی افریقہ کے ممالک میں تعلیمی اور طبی امداد کا پہنچانا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اسکیم نے بہت کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اور دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ خطاب کے آخر میں آپ نے آنریبل گورنر، ڈپٹی گورنر اور وزارت تعلیم کے افسران کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے دو اسکولوں کے اجراء کی منظوری دی۔ چند مزید اسکولوں کا اجراء بھی زیر غور ہے اور امید ہے کہ اگلے سال تک ان کی منظوری بھی مل جائیگی آخر میں محترم امیر صاحب نے الحاج عبد الرحمٰن صاحب جو اس علاقہ کے بہت ہی بارسوخ دوست ہیں اور جنہوں نے اس اسکول کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لئے بہت کوشش کی کا شکریہ ادا کیا۔

مکرّم پرنسپل صاحب کا خطاب

بعدہٗ اسکول ہٰذا کے پرنسپل مکرم عبد الحی صاحب طاہر نے اسکول کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس اسکول کی باقاعدہ منظوری دسمبر ۱۹۸۰ء میں موصول ہوئی جس کے فوراً بعد داخلہ کے لئے طلباء کے انٹرویو لئے گئے جابنیادی انتظامات محترم ملک خالد احمد ظفر صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری اسکول ... نے بحسن و خوبی سرانجام دیئے۔ چار صد سے زیادہ طلباء نے انٹرویو دیا مگر ان میں سے صرف ۹۰ کو داخلہ دیا جاسکا انہوں نے رپورٹ میں بتایا کہ اس اسکول میں جہاں طلباء سائنس، انگلش، زراعت وغیرہ کا مطالعہ کریں گے وہاں انکو دینیات کا مضمون بھی پڑھایا جائے گا۔

وزیر تعلیم کا ایڈریس

مکرم پرنسپل صاحب کی رپورٹ کے بعد عزت مآب جناب ... وزیر تعلیم کا خطاب ان کے ایک نمائندہ خصوصی نے پڑھ کر سنایا۔ وزیر موصوف بعض وجوہ کی بنا پر خود تشریف نہ لاسکے۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں آج احمدیہ کمیونٹی سیکنڈری اسکول کے افتتاح کی تقریب پر خطاب کے ... موقعہ دیئے جانے پر دلی مسرت محسوس کر رہا ہوں کیونکہ جماعت احمدیہ اور کمیونٹی کی طرف سے اس اسکول کا قیام اس علاقہ کی ترقی اور بہبود میں ایک نمایاں کردار ادا کرے گا۔

وزیر موصوف نے فرمایا کہ احمدیہ سیکنڈری اسکول ... کے شاندار نتائج نے مختلف علاقوں کی کمیونٹیز کو مجبور کیا کہ وہ احمدیہ جماعت تک رسائی حاصل کرکر اپیل کریں کہ ان کے علاقوں میں بھی یہ جماعت اسکول کھولے۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ اس اسکول کا اسٹاف اور طلباء بھی اچھی روایات کو قائم رکھنے کے لئے بہت محنت اور دیانت سے کام لیں گے۔ میری دلی خواہش یہ ہے کہ اس اسکول کو اعلیٰ سائنسی آلات سے آراستہ کیا جائے تاکہ طلباء سائنس کی تعلیم حاصل کر سکیں اور ملک میں سائنسدانوں کی کمی پوری ہو سکے۔ جناب موصوف نے خطاب میں مزید کہا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ کمیونٹی نے اسکول کے لئے جگہ مہیا کر دی ہے جس پر اب جماعت احمدیہ اسکول تعمیر کرے گی۔ ایک کہاوت ہے کہ گھوڑے کو دریا تک تو لے جایا جا سکتا ہے مگر پانی پینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ عین اسی طرح کمیونٹی نے کوشش کر کے ایک اسکول تو آپ کے لئے مہیا کر دیا ہے۔ اب آپ لوگوں پر منحصر ہے کہ آپ کی نوخیز نسل اس سے کس قدر فائدہ اٹھاتی ہے

ایڈریس کے آخر میں جناب وزیر موصوف نے جماعت احمدیہ کے اس تعاون کا بہت شکریہ ادا کیا۔

چیئرمین لوکل گورنمنٹ کونسل کا خطاب

جناب وزیر صاحب موصوف کے ایڈریس کے بعد چیئرمین لوکل گورنمنٹ کونسل نے خطاب کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کے اس کارِ عظیم پر شکریہ ادا کیا اور نہایت عمدہ الفاظ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ نیز کہا کہ میں لوکل گورنمنٹ کونسل کی طرف سے اسکول کے احاطہ میں پانی مہیا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ خواہ وہ ایک کنوئیں کی صورت میں ہو یا ایک تالاب کی شکل میں۔ کیونکہ پانی کے بغیر اسکول کی بلڈنگ کی تعمیر اور دیگر ضروریات کی تکمیل میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

چیئرمین کی تقریر کے بعد مقامی احباب میں سے بعض نے محترم امیر صاحب اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد ہماری جماعت کی طرف سے مکرم مولوی ذکر اللہ ابو صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ پلیٹو اسٹیٹ نے جناب وزیر صاحب موصوف اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی دُعا

اظہارِ تشکر کے بعد محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نے اجتماعی دعا کروائی جس میں بلا تمیز مذہب و ملت سب حاضرین نے شمولیت کی۔ اس کے بعد یہ پُر رونق اختتامی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد حاضرین کی مشروبات بسکٹوں اور کولا ... سے تواضع کی گئی جس کے بعد محترم امیر صاحب اور وزیر موصوف نے کثیر تعداد احباب کے اسکول کی مستقل سائٹ کے لئے مخصوص کی گئی زمین کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ کمیونٹی نے صاف الفاظ میں کہا کہ میلوں میل زمین میں سے جس قدر جماعت چاہے زمین لے سکتی ہے مذکورہ بالا اہم شخصیات کے علاوہ علاقہ کے چار روایتی حکمران جس کو ... کہتے ہیں، نے بھی ہمہ وقت شرکت کی۔ علاقہ کے کثیر تعداد جو ہزار سے زائد تھے نے بڑے ہی ذوق و شوق سے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور پہلے سے زیادہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بلا تبصرہ

(۱)

اسلامی ممالک کے متعلق جماعتِ اسلامی کا پروپیگنڈہ

بمبئی سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار "بلٹز" (اردو) کے مستقل کالم "جن پنچایت" میں ایڈیٹر کے نام ایک مراسلہ:-

"مرکزی مکتبہ جماعتِ اسلامی ہند دہلی کی شائع کردہ کتاب "خطبات" حصہ پنجم جس کا سنِ طباعت جولائی ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۸ء ہے میں "حج کا عالمگیر اجتماع" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے جس میں سعودی عرب کے بارے میں بہت سارے اعتراضات تحریر کئے گئے ہیں مثلاً اس کے صفحہ ۵۹ پر یہ لکھا گیا ہے کہ "مدتہائے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے" نالائق حکمران اپنے دین کے مرکز میں رہنے والوں کو ترقی دینے کی بجائے صدیوں سے انہیں پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اہلِ عرب کو علم، اخلاق، تمدن ہر چیز کے اعتبار سے پستی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا آج اسی جہالت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے، نہ اسلامی اخلاق ہیں نہ اسلامی زندگی ہے لوگ دور دور سے گہری عقیدت لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی، طمع، بے حیائی، دنیا پرستی، بداخلاقی، بدانتظامی اور عام باشندوں کی طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔"

یہ ہیں سعودی حکومت کے بارے میں جماعتِ اسلامی کے اعتراضات وشکایات اس کے علاوہ اس کتاب میں اور بھی بہتیرے الزامات عائد کئے گئے ہیں اس لئے یہاں پر ان باتوں کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں کہ آج سے پندرہ سولہ سال قبل جبکہ جدید مسائل دینیہ کی تحقیق اور ان پر باہمی بحث ومشورہ کے لئے حکومتِ مصر کی نگرانی میں جامعہ ازہر علماء اسلام کی ایک عالمی کانفرنس منعقد کی گئی تھی جس کا اجلاس ۶ر مارچ ۱۹۶۴ء سے شروع ہو کر ۲۴ر مارچ ۱۹۶۴ء کو ختم ہوا۔ اس مؤتمرِ اسلامی کے دعوت نامے کو قبول فرما کر اس میں شرکت کے لئے جناب حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی امیر شریعت صوبہ بہار واڑیسہ بھی تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے واپسی کے بعد انہوں نے اپنے سفرنامہ "سفرِ مصر وحجاز" میں وہاں کے بہت سے حالات بیان فرماتے ہوئے اپنے سفرنامے کے صفحہ ۱۲۹ پر تحریر فرمایا ہے کہ "پورے عالمِ اسلام میں صرف سعودی حکومت ایک ایسی حکومت ہے جہاں بڑی حد تک اسلامی احکام و قوانین جاری ہیں"۔ اب موصوف محترم کے اس رپورٹ اور بیان پر وہ حضرات ذرا غور کریں جو سعودی حکومت کو دین ومذہب کے بارے میں ہر طرح بدنام اور رسوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ مذکورہ کتاب "خطبات" میں بھی اس طرح کی باتیں جو لکھی گئی ہیں یہی طریقہ عرب دشمن عناصر نے بھی اختیار کر رکھا ہے کہ سعودی عرب کے بارے میں جھوٹی باتوں کی اشاعت کر کے تمام مسلمانوں کے سامنے اسے نیچا دکھایا جائے تاکہ اس حکومت کی جانب سے مسلمانانِ عالم کے دلوں میں خود بخود نفرت اور حقارت پیدا ہو جائے۔

لہٰذا اس سلسلے میں اولاً نئی دہلی سعودی سفارت خانے کے ناظم الامور خود اس جانب توجہ فرمائیں، ثانیاً قوم وملک کے سچے ہمدردوں، بہی خواہوں اور مسلم رہنماؤں کا بھی فرض ہے کہ سعودی حکومت کے بارے میں اس طرح کے غلط پروپیگنڈے کو بند کرانے کی کوشش کریں۔" (بلٹز ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۱ء)

(۲)

قرآن مجید کے متعلق عجیب وغریب نظریہ

روزنامہ "سیاست" حیدرآباد میں شائع شدہ ایک خبر۔ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد:-

گذشتہ دنوں پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کے علمبرداروں نے ایک مرد اور ایک عورت کو زنا کے الزام میں سنگسار کرنے کی سزا سنائی حالانکہ قرآن مجید میں کوڑوں کی سزا کا ذکر ہے۔ چنانچہ جب سنگسار کی سزا پر حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے بیان دیا کہ ایسی تو کسی سزا کا ذکر قرآن مجید میں نہیں تو بعض کٹر قسم کے نام نہاد مسلمانوں نے ایک عجیب تاویل کر کے قارئین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا قارئین بدر کی دلچسپی کے لئے خبر کا متن پیش ہے۔

"اسلام آباد ۲۲ر ستمبر (پی۔ٹی۔آئی) کراچی ہائیکورٹ میں جب ایک شخص کو زنا کے الزام میں سنگسار کر دینے اور عورت کو برسرِ عام ۱۰۰ کوڑے لگانے کی سزا سنائی گئی تو عورت نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا اور مرد پر سکتہ طاری ہو گیا۔ عدالت کے فیصلہ کے بعد دونوں کو ہتھکڑی لگا کر جیل روانہ کر دیا گیا جہاں وہ پاکستان میں نافذہ اپنی سزا کا انتظار کریں گے .... جس شخص کو سنگسار کرنے کی سزا دی گئی ہے اس کا نام اللہ بخش بلوچ ہے جو دسویں جماعت کی طالبہ فہمیدہ کا بس ڈرائیور تھا.... سزائے موت کی توثیق کے لئے مرکزی شرعی عدالت سے رجوع کیا گیا۔

اس اثناء میں پاکستان کے ایک سابق وزیر ۸۰ سالہ سر محمد ظفر اللہ خان نے جو ان دنوں لندن میں مقیم ہیں ایک اخبار کو انٹرویو میں بتایا کہ قرآن مجید میں ایسی کوئی آیت نہیں جس میں زنا کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی ہے اور وفاقی شرعی عدالت نے بھی یہی فیصلہ دیا تھا کراچی کے ایک اخبار نے ان کے حوالے سے یہ خبر شائع کی کہ بعض افراد نے یہ تاویل نکالی ہے کہ قرآن مجید میں اس تعلق سے جو آیات تھیں حضور صلعم کی رحلت کے بعد ایک بکری ادھر آنکلی اور اس نے وہ حصہ کھا لیا۔" (اخبار سیاست حیدرآباد ۲۴ر ستمبر ۱۹۸۱ء)

ولادتیں

- عزیز شرافت احمد خان صاحب آف ساندھن کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا کیا ہے نومولود کا نام 'بشارت احمد خان' تجویز کیا گیا ہے۔ عزیز شرافت احمد خان نے اس خوشی میں بطورِ شکرانہ مختلف مدات میں دس روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیرا

- اللہ تعالیٰ نے عزیز کرامت احمد خان صاحب آف ساندھن کو پہلا بیٹا اور ان کے چھوٹے بھائی عزیز لیاقت احمد خان صاحب کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے بچے کا نام مبشر احمد اور بچی کا نام "مبارکہ" رکھا گیا ہے یہ دونوں بچے مکرم شان محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ساندھن کے پوتا پوتی ہیں موصوف نے اس موقعہ پر بطورِ شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۱۵ روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیرا

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ

- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱/۹/۸۱ بروز جمعہ خاکسار کو تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کی پوتی اور قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کی نواسی ہے۔

خاکسار: محمد اسلم قریشی مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ)

- اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز نصیر الدین سلمہ کو مورخہ ۹/۱۰/۸۱ بروز جمعہ پہلی بچی سے نوازا ہے بچی کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "حفصہ بیگم" تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم محمد عبد الستار صاحب فاروقی حیدرآباد کی نواسی ہے۔ خاکسار: حافظ الدین درویش قادیان

- اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ اختر النصیر سلمہا اہلیہ عزیز مولوی مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ کو بتاریخ ۲۴/۱۰/۸۱ بیٹا عطا فرمایا ہے بچے کا نام 'آصف ندیم' تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب اسور (کشمیر) کا پوتا ہے خوشی کے اس موقع پر بطورِ شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۱۰ روپے ادا کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

خاکسار: ماسٹر محمد ابراہیم درویش قادیان

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودین کو نیک صالح وخادمِ دین بنائے اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین (ایڈیٹر بدر)

قسط نمبر (۲)

نتیجہ امتحان دینی نصاب مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مبتدی

مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ

نمبر حاصل کردہ

مکرم محمود احمد ٹاک صاحب ۷۳
" بدر الدین میر صاحب ۴۱

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد

مکرم غلام احمد ڈار صاحب ۶۹
" مبارک احمد پڈر صاحب ۳۴
" نذیر احمد ڈار صاحب ۳۲

متقدم

مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ

مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ۶۹
" میر شمس الدین صاحب ۶۲
" عبد الرحمٰن صاحب ۶۱
" ارشد احمد خان صاحب ۵۶
" شوکت احمد خان صاحب ۵۵
" احسان اللہ ٹاک صاحب ۵۲
" محمد سلیم زاہد صاحب ۴۶
" عبد الستار میر صاحب ۴۱
" فاروق احمد شیخ صاحب ۴۱

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ

مکرم نظارت احمد خان صاحب ۶۴
" حبیب الرحمٰن خان صاحب ۵۶
" ظل الرحمٰن خان صاحب ۵۲
" لیاقت علی خان صاحب ۵۱
" محمد سلطان الحق صاحب ۵۰
" غلام احمد خان صاحب ۵۰
" شجاعت احمد خان صاحب ۵۰
" شیخ مجیب الرحمٰن صاحب ۵۰
" شیخ منشی احمد صاحب ۴۷
" شیخ عبد الرحمٰن صاحب ۴۶
" محمود احمد خان صاحب ۴۵
" منعم احمد خان صاحب ۴۵
" فاروق احمد صاحب ۴۴
" عبد النسیم صاحب ۴۴
" مجیب الحق خان صاحب ۴۲
" تعریف احمد خان صاحب ۴۱
" افضل خان صاحب ۳۹
" شیخ بہادر صاحب ۳۶
" شیخ فضل الرحمٰن صاحب ۳۴

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک

مکرم شیخ وسیم احمد صاحب ۴۳
" محمد اسد اللہ خان احمدی صاحب ۴۲
" شیخ رحمت اللہ صاحب ۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی

مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب ۵۶
" شیخ عبد اللہ صاحب ۵۳
" شیخ عبد الشمیم صاحب ۵۱
" محمد یحییٰ صاحب ۴۵
" الفت احمد خان صاحب ۴۴

مجلس خدام الاحمدیہ سورو

مکرم شیخ واعظ الدین صاحب ۵۰
" ممتاز حسین صاحب شیخ ۴۵
" شمس الدین خان صاحب ۳۹
" بابر خان صاحب ۳۸
" شیخ حفیظ الدین صاحب ۳۴
" ایوب خان صاحب ۳۳
" شیخ سجاد احمد صاحب ۳۲

مقتصد

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

مکرم عمر الدین صاحب دہلوی سوم ۷۵
" دلاور خان صاحب ۶۴
" مظفر اقبال صاحب چیمہ ۶۴
" ارادت احمد صاحب جاوید ۶۲
" انعام الحق صاحب قریشی ۶۱
" منصور احمد صاحب گجراتی ۶۰
" سید بشارت احمد صاحب ۶۰
" غلام احمد صاحب ۵۸
" ظہور احمد صاحب رفیقی ۵۸
" مظفر احمد صاحب اقبال ۵۷
" بدر الدین صاحب مہتاب ۵۶
" عبد الواسع صاحب ۵۵
" مبارک احمد صاحب بٹ ۵۵
" محمد انعام صاحب ذاکر ۵۴
" راشد حسین صاحب ۵۴
" سلیم احمد صاحب ناصر ۵۴
" منصور احمد صاحب چیمہ ۵۱
" ذو الفقار احمد صاحب ۵۱
" سید محسن علی صاحب ۵۱
" ریحان احمد صاحب ۵۱
" سرفراز احمد صاحب ہاشمی ۵۰
" رشید احمد صاحب ملکانہ ۵۰
" حبیب احمد صاحب خادم ۵۰
" عبد اللطیف صاحب سندھی ۵۰
" نصیر الدین صاحب قمر ۴۹
مکرم ممتاز احمد صاحب ناصر ۴۸
" منور احمد صاحب خان ۴۸
" عبد العزیز صاحب اختر ۴۸
" سید منیر احمد صاحب عامل ۴۶
" محمد احسن صاحب ۴۵
" مبارک احمد صاحب شیخوپوری ۴۵
" عبد الحفیظ صاحب ماجد ۴۲
" مظہر احمد صاحب طاہر ۴۰
" منیر الدین صاحب ناصر ۳۷
" محمد انور صاحب ۳۶
" عبد الکریم صاحب ۳۵
" عبد الشکور صاحب بدر ۳۴
" حفیظ احمد صاحب ۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ کانپور

مکرم محمد ظفر عالم خان صاحب دوم ۷۶
" قمر عالم صاحب سویلیہ ۶۶
" خلیل احمد صاحب صدیقی ۶۲
" لئیق احمد صاحب ۵۹

مجلس خدام الاحمدیہ موری بنی مائنز

مکرم منصور خان صاحب سوم ۷۵
" شکیل احمد خان صاحب ۷۴
" اشرف خان صاحب ۷۳
" منور احمد صاحب ۷۳
" محمد منور صاحب ۷۳
" شیخ احمد حسین صاحب ۷۱
مکرم خلیل احمد خان صاحب ۷۱
" شیخ فیروز احمد صاحب ۷۱
" مظفر خان صاحب ۷۱
" احمد خان صاحب ۷۰
" انوار احمد خان صاحب ۶۹
" شیخ ہمدم احمد صاحب ۶۸
" رحمٰن خان صاحب ۶۸
" شیخ داروغہ صاحب ۶۴
" خورشید احمد خان صاحب ۶۴
" مشہود خان صاحب ۵۸
" شوکت خان صاحب ۵۸
" شبیر احمد صاحب ۵۳
" شیخ احسان صاحب ۴۹

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

مکرم عبد القیوم صاحب اوّل ۷۷
" رشید الدین صاحب پاشا ۴۹

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ

مکرم ظفر اللہ خان صاحب ۵۰
" شجاعت احمد خان صاحب ۴۵
" حبیب الرحمٰن خان صاحب ۴۳
" مشتاق احمد خان صاحب ۴۱
" عمر علی خان صاحب ۳۵
" لیاقت احمد خان صاحب ۳۲

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد

مکرم عبد الرحمٰن انور صاحب ۵۴
" محمد اقبال ڈار صاحب ۵۳
" غلام نبی نیر صاحب ۴۳
" گلزار احمد ذو الفقار صاحب ۴۲
" مبارک احمد طاہر صاحب ۴۰

"آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" بقیہ صفحہ (۷)

"It follows that Luke wrote neither the Third gospel nor acts. Page 14 of origins of new Testament BY Alfred Loisy.

انجیل متی میں آسمان پر جانے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں البتہ یہ لکھا ہے کہ یسوع دنیا کے آخر تک ان کے ساتھ رہے گا۔ متی باب ۲۸ آیت ۲۰ میں لکھا ہے:

"اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔"

اے کلیسا والو! اس آیت کی موجودگی میں تم کیونکر دعویٰ کرتے ہو کہ یسوع آسمان پر چلا گیا ہے جبکہ تم سب ابھی تک زمین پر ہو۔ اگر یسوع آسمان پر ہے تو پھر وہ تمہارے ساتھ کیسے ہوا۔

حج بیت اللہ کی سعادت

خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو پہلے اپنی طرف سے پھر والدہ صاحبہ اور امسال والد صاحب کی جانب سے حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے خاکسار اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں ۴۵/- روپے ادا کرتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عبادات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ خاکسار: نصیر احمد حافظ آبادی حال مقیم میانوالی سعودی عرب

خطبہ جمعہ ـــ بقیہ صفحہ (۵)

مومنین کی جماعت نہیں، یہ دوسری جماعت ہے یعنی اسلام تو لے آئے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ احسان جتاتے ہیں اپنے اسلام لانے کا۔ حالانکہ جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار بنیادی احسان ہیں انسان پر۔ اور پھر ان کی شاخیں ہیں۔ تو احسانِ مجسّم ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن کے اوپر کس نے احسان رکھنا ہے یا اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا۔ اور جو کچھ ملا ہمیں وہ اسی سے ملا۔ اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور وہ اپنے اسلام لانے کا احسان تجھ پر جتاتے ہیں۔ تو کہہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم کو ایمان کی طرف ہدایت دینے کا تم پر احسان ہے۔ اگر تم ایمان کے دعویٰ میں سچے ہو تو اس حقیقت کو قبول کرو۔ اللہ آسمانوں کا غیب بھی جانتا ہے اور زمین کا بھی اور اللہ تمہارے اعمال کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔ اور اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ فیصلہ اُس نے کرنا ہے کہ کون مومن ہیں حقیقی جن کو اَلْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا قرآن کریم میں کہا گیا ہے۔ اور کون وہ ہیں جو اسلام تو لائے لیکن ابھی ایمان کی رُوح ان کے اندر داخل نہیں ہوئی۔ قرآن کریم میں ایک جگہ آیا ہے وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (الحجرات آیت: ۱۵) کہ ایمان تمہارے سینوں میں، دِلوں میں داخل ہی نہیں ہُوا، وہاں یہ فرمایا کہ تمہارے دِل ایمان سے خالی ہیں۔ وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا۔ لیکن ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو مُسلمان کہہ لو۔ تو وہ شخص جس کا دِل ایمان سے خالی ہے اور اس کے باوجود جسے خدا تعالےٰ نے یہ اجازت دی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مُسلمان کہے کیا وہ اسلام پر احسان جتلائے گا یا اللہ تعالیٰ پر احسان جتلائے گا کہ ہم اسلام لے آئے ہیں۔

تو دُعائیں کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنی میں اور پُورے طور پر مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کے گروہ میں شامل کرے۔ اور وہ تمام فیوض اور برکتیں اور افضال اور رحمتیں جن کی بشارتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مومنین کے گروہ کو دی ہیں اس کے آپ بھی وارث ہوں اور آپ کی نسلیں بھی وارث ہوں۔ اٰمین ؏

(منقول از الفضل ۱۸ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۰ ہش (۱۹۸۱ء)

نادر موقعہ

احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان میں ضرورت سے زائد بہت سی نادر و نایاب کتب قابلِ فروخت ہیں۔ یہ گراں قدر قیمتی علمی سرمایہ چند سالوں بعد ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔ اس لئے احباب جماعت اس سنہری موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور اپنی لائبریریوں کو اِن قیمتی کُتب سے مکمل کر کے اپنی آئندہ نسل کے لئے ایک بہترین علمی اور رُوحانی خزانہ محفوظ کر لیں۔ تبلیغ و اشاعتِ دین کا جذبہ رکھنے والے مخیر احباب اپنے اپنے علاقہ کے تعلیمی اداروں اور پبلک لائبریریوں میں اپنی طرف سے کتب رکھوا کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ تفصیلات کے لئے انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان سے خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ ہر ممکن رعایت دی جائے گی۔

انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان

مسجد احمدیہ سری نگر کیلئے عطیات

مسجد احمدیہ سری نگر کے لئے مندرجہ ذیل جماعتوں اور افراد نے جائے نماز بطور عطیہ دیئے ہیں:-

(۱)۔ جماعت احمدیہ ناصر آباد ایک عدد (۲)۔ جماعتِ احمدیہ آسنور ایک عدد
(۳) محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ایم ایس " " (۴) محترم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ایم بی بی ایس " "
(۵) " عبد القدیر صاحب نائیک آسنور " " (۶) " ڈاکٹر عبد الرشید صاحب ایم بی بی ایس " "

اللہ تعالےٰ ان جماعتوں اور احباب کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ آمین۔

مسجد ہذا کے لئے ابھی مزید چھ عدد جائے نماز درکار ہیں۔ ایک جائے نماز پانچصد (۵۰۰) روپے میں آتی ہے۔ اُمید ہے کہ خُدا کے اِس گھر کے لئے احباب مالی تعاون دیں گے ؏

خاکسار:- غلام نبی نیاز مبلّغِ سلسلہ مقیم سری نگر (کشمیر)

اخبار بدر کی توسیعِ اشاعت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے (مینیجر بدر)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰
MODERN SHOE CO.
31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475.
RESI. 273908.
CALCUTTA- 700073

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت امام جماعت احمدیہ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA — 39

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲/۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۶ — فون نمبر — ۴۳۴۶۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"حرص سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی حرص سے تباہ ہوئیں" (ابوداؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"لذاتِ دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔ یہاں تک کہ وہ (حرص میں مبتلا ہونے والے) ہلاک ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱)

پیشکش } محمد امان اختر - شہناز سلطانہ پارٹنرز "ہوسٹ کنگ"
۳۲ - سیکنڈ لین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ
غلام محمد اینڈ سنز - پاری پورہ - کشمیر ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور (یو - پی)

حیدرآباد میں
فون - ۴۲۳۰۱
لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
حیدرآباد موٹر ورکس
نمبر ۱۷/۸/۲۵۸ - ۵ - ۶ آغا پورہ - حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۱

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین - پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز { 23-5222 / 23-1652
آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
HM
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی
ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں
AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

پیشکش } ایم موسیٰ رضا صاحب اینڈ سنز
۶ البرٹ وکٹر روڈ - بنگلور - ۵۶۰۰۰۲
فون نمبر ۶۰۵۵۸ — گرام :- "موسیٰ رضا"

فون نمبر:- ۴۲۹۱۶
ٹیلیگرام: سٹاربون
سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی
(سپلائرز)
کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ
پتہ
نمبر ۲۴۰-۴-۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا)